نمبر | ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخکو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

خریداروں کو اطلاع ہم احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرا اور قیام کا مدار قومی تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی بر وقت اشاعت اور سائز ٹورل سٹاف کی تکمیل اور زندہ داری کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۵۰۰ تک ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل اور سٹاف نا مکمل ہے اور کارخانہ کیثیر الاخراجات کا زیر بار ہے اگر کبھی وقت اشاعت میں چند روز کی دیر ہو جائے تو خفا اور بد ظنی کے خیال کو دل و دماغ میں جگہ دیکر رنجیدہ نہ ہوں بلکہ اس کی اشاعت میں سرتوڑ کوشش کریں اور مطلوبہ تعداد کو پورا کرکے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ دار بنا دیں نیز فرائض کو حتی الوسع دیانت داری سے بجا لاؤ

وہ الفاظ جنمیں حضرة مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا استغفر الله ربی من کل ذنب واتوب اليه۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانه لا يغفر الذنوب الا انت ــ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

فتوی ممانعت جہاد

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو
کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھولکر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دیگا التوا
جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا
جنگوں کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائیگا
پیویں گے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند
کھیلیں گے بچے سانپوں سے بیخوف و بیگزند
یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا
بھولیں گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائیگا
اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے
القصہ یہ مسیح کے آنے کا ہے نشان
کر دیگا ختم آکے وہ دین کی لڑائیاں
ظاہر ہیں خود نشان کہ زمان وہ زمان نہیں
اب قوم میں ہماری وہ تاب و تواں نہیں
اب تم میں خود وہ قوت و طاقت نہیں رہی
وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہیں رہی
وہ نام وہ نمود وہ دولت نہیں رہی
وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہیں رہی

وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہیں رہی
وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی
دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی
حمق آگیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی
وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
دنیا و دین میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی
وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہیں رہی
ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہیں رہی
سو سو ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی
خوان تہی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی
سولے سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی

سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی
تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہیں رہی
اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی
اب کوئی تمہید جہاں غیر قوم سے
ہاں آپ تم نے چھوڑ دیا دین کی راہ کو
اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہیں
کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہیں
تقویٰ کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے
کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہو گئے
اب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے

وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہیں رہی
خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذب نصرت نہیں رہی
کسل آگیا ہے دل میں جلادت نہیں رہی
وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی
اک غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی
ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی
نور خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہیں رہی
دین بھی ہے ایک قشر حقیقت نہیں رہی
دل مر گئے ہیں نیکی کی قدرت نہیں رہی

اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودت نہیں رہی
صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی
بھید اس میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی
کرتی نہیں ہے منع صلیٰو اور صوم سے
عادت میں اپنی کر لیا فسق و گناہ کو
مومن نہیں ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے
رو رو کے ہو دعا میں بھی وہ اثر نہیں
سینے اگر ہیں خدا کے پیارے وہ دل نہیں
جتنے خیال دل میں تھے ناپاک ہو گئے
باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے
اس یار سے بشامت عصیاں جدا ہو کر

اب غیروں سے لڑائی کو جاتے ہو کس لئے
سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے اب کہاں
پھر جبکہ تم میں خود ہی وہ ایمان نہیں رہا
پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجئے
ایسا گمان کہ مہدی خونی بھی آئیگا
اک غلو یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
اب سال سترہ بھی صدی سے گزر گئے
تھوڑے نہیں نشان جو دکھائے گئے تمہیں
پر تم نے ان سے کچھ بھی اٹھایا نہ فائدہ
مخلوق سے یار و باز بھی آؤگے یا نہیں
باطن سے میل دل کی ہٹاؤگے یا نہیں
اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤگے یا نہیں
آخر خدا کے پاس بھی جاؤگے یا نہیں
تم میں سے جسکو دین و دیانت سے ہے پیار
لوگوں کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے

تم خود ہی غیروں کے محل سزا ہوئے
وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہاں
وہ نور مومنانہ وہ عرفان نہیں رہا
آیت علیکم انفسکم یاد کیجئے
اونکا فروں کے قتل سے دین کو بڑھائیگا
بہتان ہیں بولتے ہیں اور افروغ ہیں
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا
تم میں سے ملنے سے بچنے والے کدھر گئے
کیا ایک راز تھا جو بتایا گیا نہیں
منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ
خواہش پاک صاف بناؤگے یا نہیں
حق کی طرف رجوع بھی لاؤگے یا نہیں
مخفی جو دل میں ہے وہ سناؤگے یا نہیں
اس وقت اس کو منہ بھی دکھاؤگے یا نہیں
اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کر کے استوار
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

نوٹ یہ بیعت کا اشتہار حضرة امام الزمان ع ۲ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا تو نمبر دہم سن ۱۳۰۳ تک اسکو چودہ سال ہو گئے ہیں جبکہ البدر اپنے تو رسمول کے ساتھ اس جلد دہم سن کی یادگار ہیں جو کہ آپ کی فتح اور نصرت کا زمانہ ہے قادیان سے

مدرسہ تعلیم الاسلام کیطرف سے اعلان

مدرسہ تعلیم الاسلام سے امتحان مڈل مین امسال ۱۳ بارہ طالب علم بھیجے گئے تھے۔ جن مین سے نو بفضلہ تعالی کامیاب ہوئے ہین۔ اگرچہ اس سال بسبب کثرت بارش اور بیماری اور بعض دیگر وجوہات کے مدرسہ بہت عرصہ تک بند رہا۔ اور تعلیم کا انتظام خاطر خواہ نہ ہوسکا تھا۔ تاہم اللہ تعالی کے فضل سے یہ نتیجہ بہت عمدہ رہا ہے۔ سال گذشتہ مین اس مدرسہ سے چھ طالب علم امتحان مڈل مین بھیجے گئے تھے اور چھ ہی پاس ہو گئے۔ امسال پاس ہونے والون کے نام مفصلہ ذیل ہین

۱ مرزا عزیز احمد ولد خانصاحب مرزا سلطان احمد صاحب۔ ای۔ اے۔ سی

۲ عبدالغفار خان احمدی ولد خانصاحب انوار حسین خانصاحب رئیس شاہ آباد

۳ اقبال علی غنی احمدی۔ برادر فیض علی صاحب

۴ سمیع اللہ خان احمدی۔ ساکن فیض اللہ چک

۵ راجہ محمد اسحق احمدی ہمشیرہ زادہ مرزا خدابخش صاحب

۶ عبدالحق ولد بابو غلام محی الدین صاحب ہیڈ کلرک محکمہ انہار۔ امرتسر

۷ عبدالعزیز احمدی ساکن فیض اللہ چک

۸ قاضی عبداللہ احمدی۔ ساکن ضلع گورداسپور

۹ عبدالغنی ولد بابو غلام محی الدین صاحب ہیڈ کلارک محکمہ انہار امرتسر

جماعت چہارم ہائی ۱۵ مارچ سنہ ۶ء کو کھولی جاویگی

تمام طلباء کو چاہئیے۔ کہ حتی الوسع تاریخ مقررہ پر پہنچ جاوین۔ تاکہ کسی کی پڑھائی مین ہرج نہ ہو جو طلباء غیر مدارس سے یہان آنا چاہین۔ ان کو لئے ضروری ہے۔ کہ مدرسہ سے پہلے اپنا ڈسچارج سارٹیفکیٹ ساتھ لیکر آوین۔ کیونکہ یہ مدرسہ صاحب انسپکٹر محکمہ تعلیم کو معائنہ اور ملاحظہ کیلئے کھولا جاچکا ہے اسواسطے انٹر سکول رولس یعنی قواعد باہمی معاہدہ درمیان مدارس پنجاب زیر نگرانی صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتہ تعلیم کی ضروری ہے سب انسپکٹر بہادر مدارس نے اس مدرسہ کے متعلق ہے

مفت اخبار

اخویم سید غلام محمد صاحب ہیڈ کلرک افریقہ کی طرف جسقدر رقم مفت یا نصف قیمت پر اخبار کی اجرا کے لئے وصول ہوئی تھی۔ وہ ۲۰ تاریخ تک پوری ہو چکی ہے۔ اور اس کے بعد جسقدر درخواستین مفت یا نصف قیمت کی دفتر مین آئی ہین۔ انپر سردست عمل درآمد نہین ہوسکتا۔ اب صرف ۱۱ عفو کے دس خریدارون کی گنجائش ہے۔ جو ہم نے اپنے دوست رحمت علی صاحب کی روح کو ثواب پہنچانا نیکی غرض سے تجویز کئے ہین۔ لہذا اس کے متعلق درخواستین آنی چاہئین

توسیع اشاعۃ

البدر کی توسیع اشاعت کے لئے ایک حصہ کالم کا اسوقت تک کہولا جاتا ہے جب تک کہ اسکی تعداد بفضلہٖ ایک ہزار سے اوپر ہوجاوے۔ ذیل مین اُن احباب کا خصوصیت سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جنہون نے نومبر سنہ ۶ء سے لیکر اب تک اسکی اشاعت مین سعی فرمائی اور خریدار پیدا کئے۔ خدا تعالی اُن کو جزائے خیر دیوے اگرچہ ہماری بعض مخلصین اس امر کو ناگوار جانینگے۔ کہ جس حالت مین انہون نے اس خدمت کو دینی خدمت جانکر حسبۃ للہ ادا کیا ہے۔ تو ان کا کیون اظہار کیا جاتا ہے۔ لیکن ہم صرف اس لئے اُن نامون کو درج کرتے ہین۔ کہ الدال علی الخیر کفاعلہ کے مصداق ہوکر دوہرا ثواب ہر ایک کی نیت کیموافق ملے۔ اور آیندہ کیلئے بھی انشاء اللہ ہر ایک آٹھ مین احباب کو یاد دہانی کیجاویگی اور قابل شکریہ یہ ہین۔

جناب سید صادق حسین صاحب مختار عدالت	اٹاوہ
جناب مستری نظام الدین صاحب معمار	افریقہ
جناب ممتاز علی خانصاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ	افریقہ
جناب محمد علی خانصاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ	افریقہ
جناب فیروز علی صاحب سٹیشن ماسٹر	سہاوا
جناب عبدالغنی خانصاحب افسر فراشخانہ	پٹیالہ
جناب غلام محمد خانصاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر	بنون
جناب مرزا خدابخش صاحب مصنف عسل مصفی	
جناب مرزا عبدالکریم صاحب تاجر	مالیرکوٹلہ
جناب محمد نواب خانصاحب ثاقب	"
جناب ڈاکٹر الہی بخش صاحب	راولپنڈی
جناب منشی نذیر الدین صاحب بامو	برہما
جناب چودہری مولا بخش صاحب	سیالکوٹ

قادیان مین ہولی

گذشتہ ہفتہ مین ہولی کا تیوہار قادیان مین بڑی دہوم دھام سے منایا گیا ہے۔ کئی دن تک بازار مین سہ پہر کے بعد کنچنی کا ناچ بھی ہوتا رہا ہے۔ ہمین یہ سنکر کمال افسوس ہوا۔ کہ قادیان کے سناتن دہرمی ہندو صاحبان نے چندہ جمع کرکے اس ناچ کا انتظام کیا ہے۔ افسوس کی وجہ یہ ہے۔ کہ سناتن دہرمیون کے برخلاف یہان ایک آریہ سماج ہے۔ جو کہ ہمیشہ چندہ وغیرہ فراہم کرکے اپنے امور کی اشاعت اور اُس کی تائید مین جلسے کرتی رہتی ہے۔ اور اس کے ممبر اکثر دوسرے بڑے مقامات کی آریہ سماجوں کے جلسون مین بھی شامل ہوتے رہتے ہین۔ لیکن آج تک ان سناتن دہرمیون سے یہ تو نہ ہوا۔ کہ ایک سناتن دہرم سبھا بناکر ہفتہ وار جلسہ کرتے اور اصلی حقیقت جو کچھ اُن کے نزدیک ہے پیش کرکے آریون کو بخیال خویش راہ راست پر لانیکی کوشش کرتے۔ ہم نہیں جانتے کہ ایک کنجری کے ناچ سے اُن کے دہرم کی کیا تائید ہو سکتی ہے۔ جس کیلئے چندہ کیا گیا خیر مرچہ باد اباد۔ اب بھی اُن کو کوشش کرکے ایک سناتن دہرم سبھا قادیان مین قایم کرنی چاہیئے۔ اور بشرط چندہ ہے اگر ہفتہ وار نہ ہو تو ماہواری ایک رسالہ شائع کرکے اپنے دہرم کی خدمتگذاری کرنی چاہیئے۔ ہم اُمید کرتے ہین کہ یہان کی بعض ذی فہم سناتن دہرم لاہور کی سناتن دہرم سبھا سے خط وکتابت کرکے ضرور اس کا اہتمام کرینگے اور خود لاہور کی سناتن دہرم سبھا کے ممبرون کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے رسائل یا اخبار بھیجکر یہان کے نیند تک سناتن دہرم لوگون کو خواب غفلت سے بیدار کرین اور ناحق ان لوگون کو آریون کا شکار نہونے دیوین۔

احمدی جماعت کیخدمت مین دعا کی درخواست

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین عرصہ ایک سال سے ایک ہی امر کی فکر مین مبتلا ہون۔ اللہ تعالی جانتا ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں گذرا۔ جسمین اُس فکر کی وجہ سے میری جان گداز نہین ہوئی۔ چونکہ جماعت کی دعا مین برکت ہوتی ہے۔ اسلئے ملتمس ہون کہ ایک دن کی نماز مین سب بہائی میرے لئے دعا کرین فقط۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خاکسار قاضی یار محمد احمدی۔ بی۔ او۔ ایل متعلم ایم۔ او۔ ایل کلاس اورینٹل کالج لاہور

ملفوظات حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام

گذشتہ اشاعت سے آگے

(سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار البدر نمبر ۹ صفحہ کالم)

یہ تو بیرونی حالت کا ذکر ہے اب اندرونی حالت اسلام کی دیکھ لو کہ فیوض اور برکات کا سرچشمہ علماء ہوتے ہیں جنکے ذریعہ سے عام مخلوق ہدایت پاتی ہے ان کا یہ حال ہے کہ اگر غلطی کرتے ہوں اور ان کو بتلائی جاوے تو اس کا تسلیم کرنا اور چھوڑنا ان کے لئے سخت مشکل ہوا ہوا ہے۔ حالانکہ فاسق اور متقی میں یہی فرق ہوا کرتا ہے کہ متقی کو جب غلطی کا پتہ لگجاوے تو وہ اُسے فوراً ترک کر دیتا ہے، اور فاسق نہیں کرتا ہر ایک شخص یا قوم کی غلطیاں ایک حد تک معلوم ہو جاتی ہیں مگر ان کی غلطیوں اور جہالتوں کا کوئی انتہا نظر نہیں آتا ہے دعوےٰ تو قرآن۔ حدیث۔ اور خدا پر ایمان کا ہے مگر ان کے آگے جب یہ پیش کیا جاوے اور کہا جاوے کہ غلطی چھوڑ دو تو ایکبات کا اثر نہیں ہوتا۔ بھلا بتلاؤ کہ ایک مومن کے لئے اس سے بڑھکر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ اس کے آگے قرآن شریف پیش کیا جاوے احادیث پیش کی جاویں۔ نشانات پیش کئے جاویں۔ علاوہ اس کے عقل بھی کام کی شے ہے اس سے بھی نیک وبد کی تمیز ہوتی ہے اس سے بھی سمجھایا جاوے مگر ان کو کسی سے فائدہ نہیں پہونچتا۔ مثنوی میں مولانا روم نے ایک قصہ لکھا ہے کہ ایکدفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھاگتے جاتے تھے کسی نے آواز دیکر پوچھا حضرۃ ایسے کیوں بھاگ رہے ہو فرمایا کہ جاہلوں سے بھاگ رہا ہوں اس نے کہا جس اسم اعظم کے ذریعے سے معجزات دکھاتے ہو وہی ان پر بھی پڑھکر پھونک دو۔ کہا کئی مرتبہ پھونک چکا ہوں مگر ان پر اس کا بھی اثر نہیں ہے اسیطرح ان لوگوں میں جہالت کا یہاں تک اثر ہے کہ عقل حیران ہے۔ قرآن دانی وحدیث دانی کا دعوےٰ تو ہے مگر جب وہ پیش کئے جاویں تو ایسے ...... انکار کرتے ہیں جیسے ہندو اور عیسائی۔ خود بھی کمبخت حق سے دور رہتے ہیں اور اور لوگوں کو بھی دور رکھتے ہیں

یہ ایسا زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ مگر یہاں معاملہ برعکس ہے اور اب جب کہ کاروبار ہی منقلب ہوا ہے تو عذاب کی ضرورۃ ہے وہ تقویٰ جو آنحضرۃ صلعم کے وقت تھی اب اس کا نام ونشان بھی نظر نہیں آتا ایک بازار میں کھڑے ہو کر دیکھو جس قدر مخلوق نظر آوے گی دنیا کے لئے سرگردان ہو گی ہمارا یہ منشا ہرگز نہیں ہے کہ تجارت وغیرہ ذرائع معاش کو ترک کر دیا جاوے اور نہ ہم ان باتوں سے کسیکو منع کرتے ہیں ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ ان سب کاموں کو خدا کی اطاعت اور اپنے دین کو محفوظ رکھنے کی نیت سے کیا جاوے۔ بیوی بچوں کی خدمتگذاری وغیرہ سب اسی نیت سے کیجاوے تو وہ دین ہی ہوتا ہے مگر آجکل یہ سب کام صرف دنیا کے لئے کئے جاتے ہیں خدا کے احکام کی تو پرواہ ہی نہیں ہے۔ اولاد کی خواہش اس لئے کیجاتی ہے کہ میرے باغات۔ زمین۔ اور املاک کا کوئی وارث ہو۔ اور کبھی پھر اس سے محروم بھی رہتے ہیں لیکن اگر وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا کی نیت سے اولاد طلب کی جاوے تو خدا قادر ہے کہ زکریا کی طرح اُسے اولاد بھی دیوے۔ لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ جب ہم مر گئے تو پھر اس سے ہمیں کیا کہ شریک وارث ہو یا کوئی اور۔ غرضیکہ اب یہ اسلامی معرفت رہ گئی ہے حالانکہ خدا کا حکم کہیں ایسا نہیں ہے کہ تم اپنی املاک کی حفاظت کے لئے اولاد کی خواہش کرو۔

مومن جو کچھ طلب کرتا ہے اگرچہ وہ دنیاداروں کی حد تک ہی کیوں نہ ہو لیکن وہ سب دین ہوتا ہے۔ خوراک اس لئے نہیں کھاتا کہ موٹا ہو بلکہ جیسے یکہ بان راستہ میں گھوڑے کو اس لئے نہاری دیتا ہے کہ منزل طے ہو اسیطرح یہ بھی نفس کو خدا کی اطاعت پر تقویت دینے کے لئے کھاتا ہے کیونکہ جیسے اوروں کا حق ہے ویسے نفس کا بھی ہے اگر اس کی رعایت نہ کی جاویگی تو مر جاویگا اور کام نہ دے سکیگا اسیطرح ہر ایک آسائش جو مومن کو مطلوب ہوتی ہے اس سے اصل مدعا یہی ہوتا ہے اور اس کا ہر ایک فعل خواہ جاہل کی نظر میں نکتہ چینی ہو لیکن خدا کے نزدیک عبادۃ میں داخل ہوتا ہے اور اس کے ان کاموں کا ثواب اُسے ویسا ہی ملتا ہے جیسے نماز کا ثواب۔ اگر روٹی اس لئے کھاؤ گے کہ کلوا کا حکم ہے اور پانی اس لئے پیوگے کہ اشربوا کا حکم ہے تو جو ثواب تم کو کھانے پینے کا ملیگا وہ دوسرے غافل آدمی کو نماز کا نہ ملیگا کیونکہ وہ خدا کے حکم سے اور اس کی منشاء کے مطابق نماز نہیں پڑھتا اسی لئے خدا نے ایسے نمازیوں پر ویل کا لفظ بولا ہے فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ہُمْ عَنْ صَلَاتِہِمْ سَاہُوْنَ۔

کل اوامر کے بجا لانے کا ثواب ملتا ہے جس قدر کام کہ خدا کے حکم سے اور اُن کے موافق کریگا ان سب کا اجر پاویگا (اس لئے چاہیئے کہ ہر ایک کام کرنے سے پہلے ہم دیکھ لیویں کہ اس کام کے کرنے کا حکم خدا تعالیٰ کی پاک کتاب میں ہے کہ نہیں اسکے لئے قرآن شریف پر وسیع نظر کی ضرورۃ ہے نیز اس کی کہ اس کے معانی انسان کو علم ہوا اور یہ کثرۃ تلاوۃ اور غور اور تدبر حاصل ہوتا ہے یا نیکوں کی صحبت اختیار کرنے سے خدا تعالیٰ ہم کو اور آپ کو اس کی توفیق عطا کرے اور ان اوامر کے بجا لانے میں آسانی) (ایڈیٹر)

ورنہ باقی امور پر جو ریا وغیرہ کے لئے کئے جاتے ہیں اگرچہ بظاہر اللہ کی صورت اوامر کے مطابق ہوتی ہے عذاب اور روبال ہیں۔

اب یہ زمانہ ہے کہ اس میں ریاکاری۔ عجب۔ خود بینی۔ تکبر۔ نخوت۔ رعونت وغیرہ صفات رذیلہ تو ترقی کر گئے ہیں اور مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وغیرہ صفات حسنہ جو تھے وہ آسمان پر اٹھ گئے ہیں۔ توکل۔ تفویض وغیرہ سب کالعدم ہیں۔ اب خدا کا ارادہ ہے کہ ان کی تخم ریزی ہو وہ یقین و میت ہے اب اس نے کئی سبب جاری کر دئے ہیں۔ ایک طرف ایک ذقت مامور کو ارسال کیا ہے ایک طرف اتمام حجت ہو گئی ہے۔ اب وہ زمانہ جاہلیت کا نہیں ہے ایک طرف آسمان نشانوں سے اتمام حجت کر رہا ہے جیسے کہ ہم نے مفصل سے ان کی ایک فہرست دی ہے تنبیہات کا سلسلہ بھی جاری ہے کہ طاعون شروع ہے جو ان لوگوں کے آباؤ اجداد نے بھی نہ دیکھی تھی لیکن ابھی تک توجہ نہیں ہے تاہم خدا کا بڑا فضل ہے کہ بعض سعید لوگ بھی نکلتے آتے ہیں اگرچہ ان کی تعداد بہت کم ہے مگر تاہم کوئی ہفتہ ایسا نہیں گذرتا کہ بیعت کے خط نہ آتے ہوں پس کچھ طاعون نے کچھ سمجھ جاوینگے اور اس طرح پر خدا کا کام ہو کر رہیگا +

اس مقام پر جناب محمد ابراہیم خان صاحب ابن حاجی موسیٰ خان برادر زادہ خان بہادر خدا بخش مرحوم نے کراچی (علاقہ سندھ) کا ذکر کیا کہ وہاں کے لوگ بہت غافل ہیں اور ان کو ان باتوں کا علم ہی نہیں ہے اس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا

کہ مطلق جاہل سے انسان گھبراجاتا ہے پڑھا لکھے کچھ تو پڑھے لکھے وہاں ہیں انگریزی تعلیم کا سلسلہ جاری ہے اگرچہ انگریزوں کی تعلیم کا [illegible] کیوں نہ ہو مگر تاہم یہ فائدہ ضرور ہے کہ فہم میں وسعت اور باتوں کے سمجھنے کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے اور ہیں ایسے ہی آدمیوں کی ضرورت ہے رفتہ رفتہ پیدا ہو جاوینگے وحشی لوگ جنکو کھانے پینے کے سوا اور کوئی کام نہیں ہے ان سے انسان کیا کلام کر سکتا ہے۔ اس تعلیم یافتہ گروہ پر اگرچہ دنیا کا حجاب ہے مگر تاہم سعید فطرۃ لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ ہماری طرف آتے ہیں اب ہماری جماعت کا ایک حصہ انہی میں سے ہے مگر جو کسیکو یہاں بیٹھے ہوئے ملا نہیں رہکر آخر خود ہی آ کر سمجھ لیتا ہے۔ غرضیکہ فہم اور عقل والوں پر بڑی امید ہوتی ہے نرے ڈانگر (وحشی) سے انسان کیا بات کرے جیسے کہ لوگوں کو کچھ ملاؤں نے خراب کیا ہے کچھ جاہل فقیروں نے اور بعض لوگ لنگوٹی پوشوں کے معتقد ہوتے ہیں کچھ ہی کیوں نہ ہو خدا کا کام رکا نہیں کرتے اگر ایک شخص زمین پر باغ بناتا ہے تو اول دیکھ لیتا ہے کہ باغ

کے قابل زمین ہے کہ نہین۔ اگر اسے بنجر پاتا ہے تو صاف کرتا اور پھوڑتا اور ڈھیلون کو توڑتا تاڑتا ہے تب باغ بناتا ہے پس وہ مالک الملک جو کہ اب یہ باغ طیار کرنے لگا ہے آخر اس نے دیکھ لیا ہوگا کہ کچھ سعید طبائع بھی ہین اسی تعلیم کی برکت سے کئی لوگ ہماری کتب کو دیکھکر ہدایت پاگئے ہین حالانکہ ابتدا مین سخت مخالف تھے۔

ایک عقلمند بیشک گھبراہٹ مین پڑتا ہے کہ صلیبی فتنہ اور کار رعائیان حد درجہ تک ترقی کر چکی ہین ان کی کتابین دور دور تک پھیل گئی ہین۔ مجموعی حالت مین ان کی جان توڑ کوششون کو دیکھا جاتا ہے تو ناامیدی ہو جاتی ہے کہ الٰہی ان کا استیصال کیسے ہوگا اور صفحۂ زمین پر توحید کیسی پھیلے گی کل اسباب اسلام کے ضعف کے موجود ہین اور صلیب کا زور ہے مگر ہمیشہ دیکھا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور اس کا ارادہ ہو کر رہتا ہے الم تعلم ان اللّٰہ علیٰ کل شیءٍ قدیر۔ صرف ایک ہی بات ہے جو بھروسہ دلاتی ہے اگرچہ کیسے ہی مشکلات آپڑین اور عقل فتوے دیوے کہ اب اسلام دوبارہ قائم نہین ہو سکتا لیکن مین اس بات کو نہین مانتا۔ جب خدا ارادہ کرتا ہے تو کر کے رہتا ہے اس قسم کی رائین ہمیشہ ہوتی رہتی ہین اور غلط بھی ثابت ہو رہی ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جس زمانہ مین مبعوث ہوئے کیا ان کی نسبت اہل الرائے کی یہ رائے تھی کون تھا جو یقین کرتا کہ ایک غریب آنحضرت صلعم کے پاس نہ قوت نہ شوکت نہ فوج نہ ملک ہے اور ہر طرف مخالفت ہے وہ کامیاب ہو کر رہیگا اور جو وعدے فتح اور نصرت اور اقبالمندی کے وہ دیتا ہے پورے ہو کر رہین گے مگر باوجود اس ناامیدی کے پھر کیسی امید بندھ گئی اور تمام وعدے پوری ہو گئے الیوم اکملت لکم دینکم کی گواہی مل گئی اور پھر اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح کی سورۃ نازل ہوئی ایسے ہی ممکن ہے کہ کوئی ہماری جماعت کا یہ خیال کر بیٹھے کہ اس صلیبی جال کا ٹوٹنا محال ہے مگر مین سناتا ہون کہ خدا سب کچھ کر سکتا ہے ابھی اس کے پاس بہت سی راہین ہون گی جن سے یہ فتنہ مٹیگا اور ان کا ہم کو علم نہین۔ ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہین کہ اس کے وعدے برحق ہین اگر تمام اسباب اس کے منافی نظر آوین پھر بھی اس کا وعدہ سچا ہے اگر ایک آدمی بھی ہمارے ساتھ نہ ہو پھر بھی اس کا وعدہ سچا ہے۔ وعدہ اس کا کمزور ہو سکتا ہے جس کی قدرت اور اختیار کمزور ہو ہمارے خدا مین کوئی کمزوری نہین ہے وہ بڑا قادر ہے اور اس کی حرکت جاری ہے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اسی ایمان کو ہاتھ مین رکھے بعض وقت جماعت پر ابتلا بھی آتے ہین اور تفرقہ پڑ جایا کرتا ہے۔ جیسے آنحضرت صلعم کے صحابہ۔ مکہ۔ مدینہ۔ حبش کی طرف منتشر ہو گئے تھے لیکن آخر خدا تعالیٰ نے ان کو پھر ایک جا جمع کر دیا۔ ابتلاء اس کی سنت ہے اور ایسے زلزلے آتے ہین کہ متیٰ نصر اللہ کہنا پڑتا ہے اور بعض کا خیال اس طرف منتقل ہو جاتا ہے کہ ممکن ہے وہ وعدے غلط ہون مگر انجام کار خدا کی بات سچی نکلتی ہے یہ سلسلہ اپنے وقت پر آسمان سے قائم ہوا ہے اگر اور سب دلائل کو نظر انداز کر دیا جاوے تو صرف وقت ہی بڑی دلیل ہے صدی سے ۲۰ سال بھی گذر گئے خدا کا وعدہ قرآن شریف اور احادیث مین ہے کہ وہ مسیح صلیبی فتنہ کے وقت پیدا ہوگا اب ان فتنون کا زور دیکھو رپورٹون سے معلوم ہوتا ہے کہ ۳۰ لاکھ مرتد موجود ہے حالانکہ اس سے پیشتر اگر اہل اسلام مین ایک مرتد ہوتا تو قیامت آجاتی کیا اس وقت بھی خدا خبر نہ لے۔ پھر عملی حالت کو دیکھو تو کس قدر ردی ہے نام کو تو مسلمان ہین مگر کثرت یہ ہے کہ بھنگ چرس وغیرہ نشون مین مبتلا ہین کیا اب بھی وقت نہین ہے۔ عیسائی لوگ بھی منتظر ہین اور یہی وقت بتلاتے ہین اہل کشف نے بھی یہی لکھا ہے قرائن و علامات بھی اسی کو بتلا رہے ہین اگر اس وقت خدا خبر نہ لیتا تو دنیا مین یا ضلالت ہوتی یا عیسویت جو قرآن پر اور اللہ پر ایمان لاتا ہے اُسے ماننا پڑتا ہے لیکن جو یہود کی طرح وقت کو ٹالنے والے ہین وہ محروم رہتے ہین پھر ایک دلیل سواد اعظم کی پیش کرتے ہین کہ وہ برخلاف ہے نادان اتنا نہین جانتے کہ مصلح تو اسی وقت آتا ہے جب لوگ بگڑ جاویں۔ اب بگڑے ہوؤن کا اتفاق اور شہادت کیا حکم رکھتی ہے پیغمبر خدا صلعم فرماتے ہین کہ مین مسیح کو معراج مین مردون مین دیکھ آیا ہون اور پھر قرآن شریف سے وفات ثابت ہے پس آنحضرت کا فعل اور خدا کا قول دونون سے وفات ثابت ہے یحییٰ ع تو مر چکے ہین ان کے ساتھ ہی آنحضرت صلعم نے حضرت عیسے کو دیکھا ہے پس اتنی دیر تک جو مردہ کے پاس بیٹھا رہا وہ کیسے زندہ ہو سکتا ہے علاوہ ازین خدا فرماتا ہے کہ بلا نظیر کے کوئی بات قبول نکرو۔ آنحضرت صلعم کی رسالت کے لیئے اس نے نظائر پیش کیے مسیح کے حیات کے لیئے بھی کوئی نظیر ہونی چاہیئے تھی یہ زمانہ اسلام کی بہار کا ہے اگر ہم چپ بھی کرین تو خدا باز نہ آویگا اور اصل مین ہم کیا کرتے ہین وہ تو سب کچھ خدا ہی کر رہا ہے۔ ہم تو صرف اسی لیئے بولتے اور لکھتے ہین کہ ثواب ہو اب اس کے فضل کا دروازہ کھل گیا ہے اور خدا نے جو ارادہ کر لیا ہے وہ ہو کر رہیگا دیکھو نہ ہماری وعظ ہین نہ لکچر ارہین نہ انجمنین ہین مگر جماعت [illegible] بڑھتی ہے ہزارون نے صرف خواب کے ذریعہ [illegible] قرآن بتلانے اور سمجھانیوالا نہ تھا آخر خدا نے دستگیری کی کیا ہماری طاقت تھی کہ ہم یہ سب کچھ کر لیتے یہ اسی کا ہاتھ ہے جو کر رہا ہے صدق ایسی شئے ہے کہ انسان کے دل کے اندر جب گھر کر جاوے تو اس کا نکلنا مشکل ہے جو لوگ ہمارے عقائد کو بعد تحقیق قبول کر لیتے ہین تو جان سے زیادہ ان کو عزیز جانتے ہین ایک نمونہ مولوی عبداللطیف ہین کہ ہزارون مرید رکھتے تھے ریاست ان کی تھی دولت بھی بے شمار تھی شاہی دستار بندی تھی سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر موت قبول کی کیا یہ قوت اور برکت جھوٹ مین ہو سکتی ہے کیا بجز سچائی کے اور بھی کسی مین یہ طاقت ہے یہان اس پنجاب مین بھی بہت سے لوگ ہین کہ صرف ایمان کے لیئے تکلیف دیئے جاتے ہین۔ قوم برادری اور گاؤن والے ان کو طرح طرح کی اذیت صرف اس لیئے دیتے ہین کہ اونہون نے سچ کو قبول کیا ہے پس اگر خدا دلون مین نہین ڈالتا تو وہ ان مصائب کو کیونکر برداشت کرتے ہین یہان تک کہ حقیقی باپ اور بھائی بھی ان لوگون سے الگ ہو جاتے ہین بعض ایسے ہین کہ ۲ روز محنت کر کے کماتے ہین اور اس مین سے ہمین چندہ دیتے ہین تہجد پڑھتے ہین نمازون کے پابند ہین خدا کے آگے تضرع اور ابتہال کرتے ہین اب سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ ان کو نور ایمان عطا کرے اور دلون مین صدق ڈالے یہ سب کچھ کب حاصل ہو سکتا ہے۔

دیکھنے اور سمجھنے کے لیئے تو ایک نشان کتاب براہین ہی بس ہے جیسے کہتے ہین کہ حرفی بس است اگر در خانہ کس است سمجھدار آدمی کے لیئے ایک ہی بات کافی ہوتی ہے خدا تعالےٰ نے عمر کا وعدہ دیا بتلاؤ کوئی کہہ سکتا ہے کہ مین اتنی برس ضرور زندہ رہون گا پھر جتنے وعدے براہین مین تھے ان مین سے اکثر پورے ہو گئے ہین اور کچھ ابھی باقی ہین اگر انسان کا کاروبار ہوتا تو اس قدر تصریحات کب شامل حال ہو سکتی اور وہ وعدے اگر خدا کی طرف سے نہ تھے تو کیسے پورے ہو کر رہتے پس وقت کو۔ زمانہ کو۔ ضلالت کو۔ اندرونی اور بیرونی حالت کو دیکھو تو خود پتہ لگ جاتا ہے۔ مخالفون سے ہم ناراض نہین ہین کیونکہ راستی کا مقابلہ جان توڑ کر ہو اکرتا ہے آنحضرت صلعم کا دیکھو کس قدر مقابلہ ہوا لیکن کیا مسیلمہ کی بھی مخالفت ہوئی۔

بعض احباب کی طرف بقایا ہے۔ انکی طرف وی پی ارسال ہو رہے ہین۔ مہربانی فرماکر وصول فرمالیویں۔ اگر حساب مین غلطی ہو۔ تو بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں۔ واپسی سے کارخانہ کا سخت نقصان ہوتا ہے۔ مینیجر

۲۲ فروری سنہ ۱۹۰۴ء بوقت شب

(اس سے قبل ہم ناظرین کو بتلا چکے ہیں کہ سید تفضل حسین صاحب نے جب شام کو حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام سے نیاز حاصل کی تو مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں زبان مبارک سے بیان فرمانے کی درخواست کی تھی ذیل میں وہی تقریر درج کی جاتی ہے)

مقدمات کی نسبت آپ نے فرمایا کہ یہ ایک منجانب اللہ ابتلا تھا جو کہ پیش آ گیا سنت اللہ اسی طرح سے ہے کہ ماموریں کی زندگی یونہی اسی طرح آسائش سے نہیں گذر تی کہ وہ دنیا میں بیکار رہیں پھر آپ نے مولویوں کی حالت پر فرمایا کہ ان لوگوں کے اعمال ور ممبروں پر چڑھ چڑھ کر خطبے پڑھنے سے ہمیں تعجب آتا ہے کہ آخر ان کے اعمال کا نتیجہ کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اعمال پر بھی زنگ ہوتا ہے جس سے انسان کے صحیح عقائد بھی نظر نہیں آ سکتے اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ کتاب اللہ جسکا ایک ایک لفظ یقینی ہے وہ وفات مسیح کو بیان کرتی ہے احادیث کا اجماع بھی یہی ہے اگر کوئی زندہ ہوتا تو صحابہ کو اس سے بڑھ کر اور کیا رنج ہوتا کہ صاحب شریعت سرور انبیاء آنحضرت صلعم تو زمین میں مدفون ہوں اور ایک نبی جو کہ صاحب شریعت نہیں اور موسوی شریعت کا تابع وہ آسمان پر زندہ موجود ہو اور اس امت کو اختلاف مٹانے اور فیصلہ کرنے کے لئے وہی آسمان سے اُتر کر آوے تو پھر خاتم الانبیاء کون ہوا حضرۃ مسیح یا آنحضرت صلعم۔ مگر پھر بھی یہ لوگ جو باز نہیں آتے تو معلوم ہوا کہ شامت اعمال ہے تقوی تو نہیں رہا تھی عقل سلیم بھی انہیں نہیں رہی۔ دنیوی عقل کے لئے تقوی کی ضرورت نہیں ہے مگر دین سمجھنے کے لئے ضرورۃ ہے اس لئے یہ لوگ دین کی باتوں کو بھی نہیں سمجھتے خدا تعالی اسی کی طرف اشارہ کرکے فرماتا ہے لا یمسہ الا المطھرون یعنی اندر گھسنا تو درکنار مس کرنا بھی مشکل ہے جب تک انسان متقی نہ ہووے

احادیث میں منکم ہے قرآن میں منکم ہے۔ پھر بغیر نظیر کے کوئی بات نہیں مانی جاتی۔ عیسائیوں نے جب مسیح کے بن باپ ہونے سے اس کی خدائی کا استدلال کیا تو خدا تعالی نے نظیر بتلا کر ان کی بات کو رد کر دیا فرمایا ان مثل عیسی کمثل آدم کہ اگر بن باپ ہونے سے انسان خدا ہو سکتا ہے تو آدم کی تو ماں بھی نہ تھی اسے خدا کیوں نہیں مان لیتے پس جب نصاری کی اس بات کو خدا نے رد کر دیا تو اگر مسیح بھی واقعی آسمان پر زندہ ہوتا اور عیسائی اسے خدائی کی دلیل گردانتے تو اللہ تعالی اس کا بھی رد کرتا اور چند ایک نظائر پیش کرتا کہ فلاں فلاں اور نبی زندہ آسمان پر موجود ہیں ہر ایک پہلو سے ان لوگوں پر اتمام حجت ہو چکا ہے اب یہ لوگ مصداق صم بکم عمی کے ہیں بھلا دیکھو تو جس حال میں کہ میں زندہ موجود ہوں کیا یہ ان کا حق نہ تھا کہ مجھ سے آکر سوال کرتے پوچھتے اور اپنے شکوک و شبہات پیش کرتے میں نے بارہا لکھا کہ ان کے اخراجات سفر دو نگا میں طیار رہوں یہاں آویں مکان بھی دونگا حتی الوسع مہمان نوازی بھی کرونگا لیکن یہ لوگ ادھر رخ نہیں کرتے ہمیں کہتے ہیں کہ قرآن سے پاہر ہیں حالانکہ قرآن ہی نے تو ہمیں اس کوچے میں کھینچا ہے صرف فرق اتنا ہے کہ ہمیں قرآن کے معنے وحی نے بتلائے ہیں اس کے ہوتے ہوئے دیدہ دانستہ کیسے اپنی آنکھوں کو پھوڑ لیں؟

خدا تعالی کا یہ فرض تھا کہ اگر عیسائی لوگ مسیح کی خدائی کے لئے خصوصیت پیدا کریں تو وہ اس کا رد کرتا جیسے آدم کی مثال بیان کی کیا خدا کو اس خصوصیت کا علم نہ تھا کہ مسیح آسمان پر زندہ ہے پھر اس کا اس نے کیوں رد نہ کیا اسطرح سے قرآن پر حرف آتا ہے اگر مسیح آسمان پر زندہ ہوتا اور عیسائی لوگ اس سے خدائی کی دلیل پکڑتے تو خدا ضرور بیان کرتا کہ فلاں فلاں انبیاء بھی آسمان پر زندہ موجود ہیں ان سے کوئی خدا نہیں بن سکتا جبکہ چالیس کروڑ انسان اسے آگے ہی خدا مان کر گمراہ ہو رہے ہیں تو تم نے ان کے ساتھ ملکر اور ہاں میں ہاں ملا کر اس کی خدائی پر اور مہر لگا دی اس کا باعث صرف ان لوگوں کی بدعملی ہے کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور اور کھانے کے اور۔ اور ایک ایک روپیہ لے کر فتوے بدل دیتے ہیں اندرونی راستبازی بالکل نیست و نابود ہو گئی اور اب ...... حدیث شریف کے موافق بالکل یہودی ہو گئے ہیں یہ امید تو ہے نہیں کہ یہ لوگ ان سچائیوں کو مانیں ہاں ان کی ذریت اگر مانے تو مانے

اس کے بعد آپ نے مقدمات کا تذکرہ کیا کہ ان کی ابتدا کیونکر ہوئی۔ کسطرح اول کرم دین نے مولوی عبدالکریم صاحب کو بذریعہ خطوط اطلاع دی کہ مہر علی شاہ نے فیضی متوفی کی کتاب سے سرقہ کیا ہے اس کی اطلاع پر کتاب نزول مسیح لکھی گئی پھر اس نے اپنے خطوط کے برخلاف ایک مضمون سراج الاخبار میں لکھکر سب و شتم کیا اور ان کو اپنی طرف منسوب کرنے سے انکاری ہوا۔ اس طرح سے ہمارا چلتا کام بند ہو گیا تنگ آکر حکیم صاحب نے دعوی کیا پھر کرم دین نے جہلم میں ہم پر ایک مقدمہ کیا وہ بڑا خطرناک مقدمہ تھا اس کے متعلق میں نے اول ہی خواب دیکھی تھی جو کہ شائع ہو چکی ہوئی تھی اور قبل از وقت اس میں کامیابی کی خبر بھی خدا سے پاکر ہم نے شائع کر دی تھی اس میں ہمیں کامیابی ہوئی پھر کرم دین نے خود ہمیں استغاثہ دائر کیا وہ مقدمات ابھی چل رہے ہیں۔ منصف حاکم کو تو خود خبر نہیں ہوتی کہ انجام کار مقدمہ کی کیا صورۃ ہوگی۔ ہماری تائید تو ہمیشہ خدا سے ہوتی ہے ورنہ جمہوری طور پر تو حکام کا میلان ہماری طرف کم ہی ہوتا ہے اور سوائے پروردگار کے اور کس کی ذات ہے کہ اس پر بھروسہ کیا جا سکے زمین پر کیسے ہی آثار نظر آویں مگر بار بار جو حکم آسمان سے آتا ہے کہ نزی نصرا من عند اللہ وہ آخر ہو کر رہیگا

ملکر کہ خون ناحق پروانہ شمع را
چندان امان نداد کہ شب را سحر کند

۲۳ فروری سنہ ۱۹۰۴ء بوقت شب

تنعم اور آرام کی زندگی خدا سے قطع تعلق کرتی ہے

مقدمہ کی موجودہ صورت پر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ ایک ابتلا ہے کوئی مامور نہیں آتا جس پر ابتلا نہ آئے ہوں مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کو قید کیا گیا اور کیا کیا اذیت دی گئی۔ موسی علیہ السلام کے ساتھ کیا سلوک ہوا آنحضرت صلعم کا محاصرہ کیا گیا مگر بات یہ ہے کہ عاقبت بخیر ہوتی ہے اگر خدا کی سنت یہ ہوتی کہ ماموریں کی زندگی ایک تنعم اور آرام کی ہو اور اس کی جماعت پلاؤ زردے وغیرہ کھاتی ہے تو پھر اور دنیا داروں میں اور ان میں کیا فرق رہا ہوتا۔ پلاؤ زردے کھا کر حمداً للہ و شکراً للہ کہنا آسان ہے اور ہر ایک بے تکلف کہہ سکتا ہے۔ لیکن بات یہ ہے جب مصیبت میں بھی وہ اسی دل سے کہے۔ ماموریں اور ان کی جماعت کو زلزلے آتے ہیں ہلاکت کا خوف ہوتا ہے طرح طرح کے خطرات پیش آتے ہیں کذبوا کے یہی معنے ہیں دوسرے ان واقعات سے یہ فائدہ ہے کہ کچوں اور پکوں کا امتحان ہو جاتا ہے کیونکہ جو کچے ہوتے ہیں ان کا قدم صرف آسودگی تک ہی ہوتا ہے جب مصائب آئے تو وہ الگ ہو جاتے ہیں۔

میرے ساتھ یہی سنت اللہ ہے کہ جب تک ابتلا نہ ہو تو کوئی نشان ظاہر نہیں ہوتا خدا کا اپنے بندوں سے بڑا پیار یہی ہے کہ ان کو ابتلا میں ڈالے جیسے کہ وہ فرماتا ہے بشر المومنین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یعنی ہر ایک قسم کی مصیبت اور دکھ میں ان کا رجوع خدا تعالی ہی کی طرف ہوتا ہے خدا تعالی کے انعامات انہی کو ملتے ہیں جو استقامت اختیار کرتے ہیں خوشی کے ایام اگرچہ دیکھنے کو لذیذ ہوتے ہیں مگر انجام کچھ نہیں ہوتا رنگ رلیوں میں رہنے سے آخر خدا کا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے خدا کی محبت یہی ہے کہ ابتلا میں ڈالتا ہے اور اس سے اپنے بندے کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے مثلاً کسی کے اگر آنحضرت صلعم کی گرفتاری کا حکم نہ ہوتا تو یہ معجزہ کہ وہ اسی رات مارا گیا کیسے ظاہر ہوتا اور اگر مکہ والے لوگ آپ کو نہ نکالتے تو فتحنا لک فتحا مبینا کی آواز کیسے سنائی دیتی۔ ہر ایک معجزہ ابتلا سے وابستہ ہے عفلت اور عیاشی کی زندگی کو خدا سے کوئی تعلق نہیں ہے کامیابی پر کامیابی ہو تو تضرع اور ابتہال کا رشتہ تو بالکل رہتا ہی نہیں ہے حالانکہ خدا تعالی اسی کو پسند کرتا ہے اس لئے ضرور ہے کہ دردناک حالتیں پیدا ہوں۔

اس کے بعد عالیجناب محمد ابراہیم خان صاحب بن موسیٰ خان صاحب برادر زادہ مراد خان صاحب مرحوم آمدہ از کراچی اور خانصاحب گلزار خان اور دیگر چند ایک احباب نے بیعت کی بعد بیعت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذیل کی تقریر فرمائی ۔

ضروری نصیحت یہ ہے کہ ملاقات کا زمانہ بہت تھوڑا ہے خدا معلوم بعد جدائی کے دوبارہ ملنے کا اتفاق ہو یا نہ ہو یہ دنیا ایسی جگہ ہے کہ دم کا بھروسہ نہیں ہے اگر رات ہے تو کل کے دن کی زندگی کا علم نہیں ہے اگر دن ہے تو رات کی زندگی کی خبر نہیں اسی لئے سمجھنا چاہئے کہ

اس سلسلہ کے دو حصہ ہین

ایک حصہ تو عقائد کا ہے مختصراً یاد رکھو کہ جو بدعات ان میں حال کے لوگوں یا درمیانی لوگوں نے ملا دئے ہین ان سے پرہیز کیا جاوے یہ تصرف اسی قسم کا ہے کہ کچھ تو بدعات تک رہا ہے اور کچھ اس سے بڑھکر شرک ہو گیا ہے جیسے عیسیٰ ؑ کو ایک خاص خصوصیت کل بنی نوع انسان و انبیاء و رسل سے دی جاتی ہے اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس سے باہر رکھا جاتا ہے جس سے آپکی بڑی توہین لازم آتی ہے حالانکہ آپ خاتم الانبیاء ہین اور جب عائشہ رضہ سے پوچھا گیا کہ آپکے اخلاق کیا ہین تو اس نے کہا قرآن شریف آپکا خلق ہے جیسے عیسائی لوگ مسیح کی تعظیم اور آنحضرۃ صلعم کی توہین کرتے ہین ویسے ہی آجکل کے مسلمان بھی کرتے ہین فرق یہ ہے کہ وہ مسیح کو خدا بناتے ہین اور یہ خدا کے برابر اسے قرار دیتے ہین جیسے ایک میت پڑی ہوئی ہو تو ایک شخص تو اُسے مردہ کہیگا دوسرا مردہ نہ کہے بلکہ مردہ والے صفات سب اس مین بتلاوے ۔ مسیح کے بارے مین اس قدر غلو کیا گیا ہے کہ گویا عیسائیون کے ساتھ ہاتھ ملا دیا ہے وہ توحید جو آنحضرت صلعم لائے اس کا نام تک ان مین نہین رہا صلیبی مذہب کس زور سے پھیل رہا ہے جس کا ذکر مین نے ابھی چند دن ہوئے کیا تھا پس جب یہ حال ہے تو عقائد کی درستی بہت ضروری شے ہے ۔ سچا ۔ صحیح اور خدا کی مرضی کے موافق یہی مسئلہ ہے کہ مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے ہین اور اگر وہ زندہ ہے تو قرآن شریف باطل ٹھہرتا ہے آنحضرت صلعم کی شہادت جو بہت قابل قدر ہے یہ ہے کہ آپ اُسے اموات مین یحییٰ کے پاس دیکھ آئے اگر ان کی روح قبض نہین ہوئی تھی تو دوسرے عالم مین کیسے چلے گئے ۔ قیام توحید کے لئے یہ مسئلہ بہت ضروری ہے کہ مسیح فوت ہو گئے اور جو اُسے پوری یقین سے نہین مانتا خطرہ ہے کہ وہ کہین عیسائیت کو حصہ نہ لے یا کسی دن عیسائی ہی نہ ہو جاوے ۔ انسان اسیطرح مرتد ہوا کرتا ہے کہ ایک ایک حصہ چھوڑتا ہوا آخرکار کل چھوڑ دیتا ہے ۔ دوسرے عقائد مین بہت اختلاف نہین ہے صرف یہی عظیم الشان بات ہے جو خدا نے بتلائی ہے کہ مسیح ؑ فوت ہو گیا ہے ۔

جو لوگ اس بارہ مین ہماری مخالفت کرتے ہین ان کے ہاتھ مین بجز اقوال کے اور کچھ نہین ہے اگر وہ کہین کہ قرآن کے مخالف احادیث مین نزول کا لفظ موجود ہے تو جواب ہے کہ اول تو وہان من السما نہین لکھا کہ وہ ضرور آسمان سے ہی آوے گا دوسرے احادیث تو منکم سے بھی بھری پڑی ہین نزول اصل مین اکرام اور جلال کا لفظ ہے خود آنحضرت صلعم نے اُسے اپنے لئے استعمال فرمایا ہے حتیٰ کہ احادیث مین تو دجال کے لئے بھی نزول کا لفظ آیا ہے پھر کیا یہ سب آسمان سے آئے اور آوین گے ۔ قرآن شریف سے یہی ثابت نہین ہوتا کہ مسیح دوبارہ نہ آویگا بلکہ یہ بھی کہ وہ مر گیا جیسا کہ آیت فلما توفیتنی بتلا رہی ہے ۔

دوسرا حصہ یہ ہے کہ انسان صرف عقائد سے ہی نجات نہین پاتا بلکہ اس کے ساتھ اعمال صالحہ کا ہونا بھی ضروری ہے خدا نے اس بات پر ہی کفایت نہین کی کہ انسان کے لئے صرف لا الہ الا اللہ منہ سے کہدینا ہی کافی ہو ورنہ قرآن شریف اس قدر ضخیم کتاب نہ ہوتی ایک فقرہ ہی ہوتا ۔

عقائد کی مثال ایک باغ کی ہے جس کے بہت عمدہ پھل اور پھول ہون اور اعمال صالحہ وہ مصفی پانی ہے جس کے ذریعے سے اس باغ کا قیام اور نشو و نما ہوتا ہے ایک باغ خواہ کتنا ہی اعلیٰ درجہ کا کیون نہ ہو لیکن اس کی آبپاشی اگر عمدہ نہ ہو تو آخر خراب ہو جاوے گا ۔ اسیطرح اگر عقیدہ کتنا ہی مضبوط کیون نہ ہو لیکن عمل صالح اگر اس کے ساتھ نہ ہو گا تو شیطان آکر تباہ کر دیگا ۔

تلاش کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تیسری صدی تک کل اہل اسلام کا یہی مذہب رہا ہے کہ کل نبی فوت ہو گئے ہین چنانچہ صحابہ کرام کا بھی یہی مذہب تھا جب کہ آنحضرت صلعم نے وفات پائی صحابہ کا اجماع ہوا ۔ حضرۃ عمر وفات کے منکر تھے اور وہ آپکو زندہ ہی مانتے تھے آخر ابوبکر نے آکر ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل کی آیت سنائی تو حضرۃ عمر اور دیگر صحابہ کو آپکی موت کا یقین آیا اور اگر صحابہ کرام کا یہ عقیدہ ہوتا کہ کوئی نبی زندہ ہے تو سب اُٹھکر ابوبکر رضہ کی خبر لیتے کہ ہمارا عقیدہ مسیح کی نسبت ہے کہ وہ زندہ ہے تو کیسے کہتا ہے کہ سب ہی فوت ہو گئے اور کیا وجہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نہ ہون اگر بعض مرتے اور بعض زندہ ہوتے تو کسی قسم کا افسوس نہ ہوتا مگر غریب سے لیکر امیر تک سب مرتے ہین پھر مسیح کو کیسے زندہ مانا جاوے ۔ تیسری صدی کے بعد حیات مسیح کا اعتقاد مسلمانون مین شامل ہوا ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ نئے نئے عیسائی مسلمان ہو کر ان مین ملنے لگے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب ایک نئی قوم کسی مذہب مین داخل ہوتی ہے تو مذہب کی رسوم اور بدعات جو وہ ہمراہ لاتی ہے اس کا کچھ نہ کچھ مذہب مین ملجاتا ہے ایسے ہی عیسائی جب مسلمان ہوئے تو یہ خیال ہمراہ لائے اور رفتہ رفتہ وہ مسلمانون مین پختہ ہو گیا ۔ ہان جن لوگون نے ہمارا زمانہ نہین پایا نہ اس مسئلہ پر انہون نے بحث کی وہ تلک امۃ قد خلت کے مصداق ہو گئے لیکن اب جو ہمارے مقابلہ پر آئے اور اتمام حجت ان پر ہوا وہ قابل اعتراض ٹھہر گئے ہین اگر ان لوگون کے اعمال صالحہ ہوتے تو یہ عقیدہ ان مین رواج نہ پاتا جب وہ چھوٹ گئے تو ایسے ایسے عقائد شامل ہو گئے ۔

پس جو شخص ایمان کو قائم رکھنا چاہتا ہے وہ اعمال صالحہ مین ترقی کرے یہ روحانی امور ہین اور اعمال کا اثر عقائد پر پڑتا ہے جن لوگون نے بدکاری وغیرہ اختیار کی ہے ان کو دیکھو تو آخر معلوم ہو گا کہ ان کا خدا پر ایمان نہین ہے ۔ حدیث شریف مین اسی لئے ہے کہ چور جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہین ہوتا اور زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہین ہوتا اس کے یہی معنے ہین کہ اس کی بداعمالی نے اس کے سچے اور صحیح عقیدہ پر اثر ڈالکر اُسے ضائع کر دیا ہے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اعمال صالحہ کثرت سے بجا لاوے اگر اس کی بھی یہی حالت رہی جیسے اورون کی تو پھر امتیاز کیا ہوا اور خدا تعالیٰ کو ان کی رعایت اور حفاظت کی کیا ضرورت ۔ خدا تعالیٰ اسیوقت رعایت کریگا ۔ جب تقوے طہارت اور سچی اطاعت سے اُسے خوش کر وگے ۔ یاد رکھو کہ اس کا کسی سے کچھ رشتہ نہین ہے محض لاف اور زیادہ گوئی سے کوئی بات نہین بنا کرتی ۔

سچی اطاعت

ایک موت ہے جو نہین بجا لاتا وہ خدا تعالےٰ سے شطرنج بازی کرتا ہے کہ مطلب کے وقت تو خدا سے خوش ہوتا ہے اور جب مطلب ہو تو ناراض ہو گیا مومن کا یہ دستور نہین چاہئے ۔ بھلا غور تو کرو کہ اگر خدا تعالےٰ ہر ایک میدان مین کامیابی دیتا ہے اور کبھی ناکامی کی صورت کبھی پیش نہ کرے تو کیا سب جہان موحد نہین ہو سکتا اور خصوصیت کیا رہے گی اسی لئے جو مصیبت مین وفا اور صدق رکھے گا خدا اسی سے خوش ہو گا

نماز ۔ دعا ۔ اور یقین

نماز ۔ ایسے نہ ادا کرو ۔ جیسے مرغی دانے کے لئے

ذلیل تک مارتی ہے بلکہ سوز و گداز سے ادا کرو اور دعائیں بہت کیا کرو۔ نماز مشکلات کی کنجی ہے۔ ماثورہ دعاؤں اور کلمات کے سوا اپنی مادری زبان میں بھی بہت دعا کیا کرو تا اس سے سوز و گداز کی تحریک ہو اور جب تک سوز و گداز نہ ہو اسے ترک مت کرو کیونکہ اس سے تزکیہ نفس ہوتا ہے اور سب کچھ ملتا ہے چاہئے کہ نماز کی جس قدر جسمانی صورتیں ہیں ان سب کے ساتھ دل بھی ویسے ہی تابع ہو۔ اگر جسمانی طور پر کھڑے ہو تو دل بھی خدا کی اطاعت کے لئے ویسے ہی کھڑا ہو۔ اگر جھکو تو دل بھی ویسے ہی جھکے اگر سجدہ کرو تو دل بھی ویسے ہی سجدہ کرے۔ دل کا سجدہ یہ ہے کہ کسی حال میں خدا کو نہ چھوڑے۔ جب یہ حالت ہو گی تو گناہ دور ہونے شروع ہو جاویں گے معرفت بھی ایک شے ہے جو کہ گناہ سے انسان کو روکتی ہے۔ جیسے جو شخص سم الفار۔ سانپ اور شیر کو ہلاک کرنے والا جانتا ہے تو وہ ان کے نزدیک نہیں جاتا ایسے ہی جب تم کو معرفت ہو گی تو تم گناہ کے نزدیک نہ پھٹکو گے اس کے لئے ضروری ہے کہ یقین بڑھاؤ اور وہ دعا سے بڑھیگا اور نماز خود دعا ہے نماز کو جسقدر سنوار کر ادا کرو گے اسی قدر گناہوں سے رہائی پاتے جاؤ گے۔ معرفت صرف قول سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ بڑے بڑے حکیموں نے خدا کو اس لئے چھوڑ دیا کہ ان کی نظر مصنوعات پر رہی اور دعا کی طرف توجہ نہ کی جیسا کہ ہم نے براہین میں ذکر کیا ہے مصنوعات سے تو انسان کو ایک صانع کے وجود کی ضرورت ثابت ہوتی ہے کہ ایک فاعل ہونا چاہئیے لیکن یہ نہیں ثابت ہوتا کہ وہ ہے بھی ہونا چاہئے اور شے ہے اور ہے اور شے ہے۔ اس ہے کا علم سوائے دعا کے نہیں حاصل ہوتا عقل سے کام لینے والے ہے کے علم کو نہیں پا سکتے اس لئے ہے خدا را بخدا توان شناخت لا تدرکہ الابصار کے یہی معنے ہیں کہ وہ صرف عقلوں کے ذریعہ سے شناخت نہیں کیا جا سکتا بلکہ جو وجود نہیں نے بتلائی ہیں ان سے ہی اپنے وجود کو شناخت کرواتا ہے اور اس امر کے لئے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم جیسی اور کوئی دعا نہیں ہے

تزکیہ نفس کی ترکیب

اصلاح نفوس۔ نیک بختی اور اخلاقی حالت کو درست کرنا چاہئیے مجھے اپنی جماعت کا یہ بڑا غم ہے کہ ابھی تک یہ لوگ آپس میں ذرا سی بات سے چڑ جاتے ہیں۔ عام مجلس میں کسیکو احمق کہدینا بھی بڑی غلطی ہے اگر اپنے کسی بھائی کی غلطی دیکھو تو اس کے لئے دعا کرو کہ خدا اُسے بچا لیوے یہ نہیں کہ منادی کرو۔ جب کسیکا بیٹا بدچلن ہو تو اس کو سر دست کوئی ضائع نہیں کرتا بلکہ اندر ایک گوشہ میں سمجھاتا ہے کہ یہ برا کام ہے اس سے باز آجا۔ پس جیسے رفق حلم اور ملائمت سے اپنی اولاد سے معاملہ کرتے ہو ویسے ہی آپس میں بھائیوں سے کرو۔ جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے۔ کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہو گیا پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے تو اُسے دوسرے کو کہنے کا کیا حق ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے

اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے نفس کو فراموش کر کے دوسرے کے عیوب کو نہ دیکھتا رہے بلکہ چاہئیے کہ اپنے عیوب کو دیکھے چونکہ خود تو وہ پابند ان امور کا نہیں ہوتا اس لئے آخر کار لم تقولون ما لا تفعلون کا مصداق ہو جاتا ہے اخلاص اور محبت سے کسیکو نصیحت کرنی بہت مشکل ہے۔ لیکن بعض وقت نصیحت کرنے میں بھی ایک پوشیدہ بغض اور کبر ملا ہوا ہوتا ہے اگر خالص محبت سے وہ نصیحت کرتے ہوتے تو خدا انکو اس آیت کے نیچے نہ لاتا بڑا سعید وہ ہے جو اول اپنے عیوب کو دیکھے۔ ان کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب ہمیشہ امتحان لیتا رہے یاد رکھو کہ کوئی پاک نہیں ہو سکتا جب تک خدا اسے پاک نہ کرے جب تک اتنی دعا نہ کرے کہ مر جاوے تب تک سچی تقوے حاصل نہیں ہوتی۔ اس کے لئے دعا سے فضل طلب کرنا چاہئیے۔ اب سوال ہو سکتا ہے کہ تم سے کیسے طلب کرنا چاہئیے تو اس کے لئے تدبیر سے کام لینا ضروری ہے۔ جیسے ایک کھڑکی سے اگر بدبو آتی ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ یا اس کھڑکی کو بند کریں یا بدبودار شے کو اٹھا کر دور پھینکدیں پس کوئی اگر تقوے چاہتا ہے اور اس کے لئے تدبیر سے کام نہیں لیتا تو وہ بھی گستاخ ہے کہ خدا کے عطا کردہ قوے کو بیکار چھوڑتا ہے۔ ہر ایک عطا الٰہی کو اپنے محل پر صرف کرنا اس کا نام تدبیر ہے جو ہر ایک مسلمان کا فرض ہے ہاں جو نری تدبیر پر بھروسہ کرتا ہے وہ بھی مشرک ہے اور اسی بلا میں مبتلا ہو جاتا ہے جس میں یورپ ہے۔ تدبیر اور دعا دونوں کا پورا حق ادا کرنا چاہئیے۔ تدبیر کر کے سوچے اور غور کرے کہ میں کیا شئے ہوں فضل ہمیشہ خدا کی طرف سے آتا ہے ہزار تدبیر کرو ہرگز کام نہ آوے گی جب تک آنسو نہ بہیں۔ سانپ کے زہر کی طرح انسان میں زہر ہے اس کا تریاق دعا ہے جس کے ذریعے سے آسمان سے چشمہ جاری ہوتا ہے۔ جو دعا سے غافل ہے وہ مارا گیا ایکدن اور رات جو بے دعا کے خالی ہے وہ شیطان سے قریب ہوا۔ ہر روز دیکھنا چاہئیے کہ حقوق دعاؤں کا تعہد ادا کیا ہے کہ نہیں۔ نماز کی ظاہری صورت پر اکتفا کرنا نادانی ہے اکثر لوگ رسمی نماز ادا کرتے ہیں اور بہت جلدی کرتے ہیں جیسے ایک ناواجب ٹکس لگا ہوا ہے جلدی گلے سے اتر جاوے بعض لوگ نماز تو جلدی پڑھ لیتے ہیں لیکن اس کے بعد دعا اس قدر لمبی مانگتے ہیں کہ نماز کے وقت سے دگنا تگنا وقت لے لیتے ہیں حالانکہ نماز تو خود دعا ہے جس کو یہ نصیب نہیں ہے کہ نماز میں دعا کر کے اس کی نماز ہی نہیں۔ چاہئیے کہ اپنی نماز کو دعا سے مثل کھانے اور سرد پانی کے لذیذ اور مزیدار کر لو ایسا نہ ہو کہ اس پر ویل ہو۔

نماز۔ خدا کا حق ہے اُسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو وفا اور صدق کا خیال رکھو اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو وہ کافر اور منافق ہیں جو کہ نماز کو منحوس کہتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ نماز کے شروع کرنے سے ہمارا فلاں فلاں نقصان ہوا ہے: نماز ہرگز خدا کے غضب کا ذریعہ نہیں ہے جو اسے منحوس کہتے ہیں ان کے اندر خود زہر ہے جیسے بیمار کو شیرینی کڑوی لگتی ہے ویسے ہی ان کو نماز کا مزا نہیں آتا یہ دین کو درست کرتی ہے۔ اخلاق کو درست کرتی ہے دنیا کو درست کرتی ہے نماز کا مزا دنیا کے ہر ایک مزہ پر غالب ہے لذات جسمانی کے لئے ہزاروں خرچ ہوتے ہیں اور پھر ان کا نتیجہ بیماریاں ہوتی ہیں اور یہ مفت کا بہشت ہے جو اُسے ملتا ہے۔ قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے ایک ان میں سے دنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لذت ہے۔

نماز خواہ مخواہ کا ٹکس نہیں ہے بلکہ عبودیت کو ربوبیت سے ایک ابدی تعلق اور کشش ہے اس رشتہ کو قائم رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے نماز بنائی ہے اور اس میں ایک لذت رکھدی ہے جس سے یہ تعلق قائم رہتا ہے جیسے لڑکے اور لڑکی کی جب شادی ہوتی ہے اگر ان کے ملاپ میں ایک لذت نہ ہو تو فساد ہوتا ہے ایسے ہی اگر نماز میں لذت نہ ہو تو وہ رشتہ ٹوٹ جاتا ہے دروازہ بند کر کر کے دعا کرنی چاہئیے کہ وہ رشتہ قائم رہے اور لذت پیدا ہو جو تعلق عبودیت کا ربوبیت سے ہے وہ بہت گہرا اور انوار سے پُر ہے جس کی تفصیل نہیں ہو سکتی جب وہ نہیں ہے تب تک انسان بہائم ہے۔ اگر دو چار دفعہ بھی لذت محسوس ہو جائے تو اس چاشنی کا حصہ مل گیا لیکن جسے دو چار دفعہ بھی نہ ملا وہ اندھا ہے من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی آئندہ کے سب وعدے اسی سے وابستہ ہیں ان باتوں کو فرض جان کر ہم نے بتلا دیا ہے۔

متکبر دوسرے کا حقیقی ہمدرد نہیں ہو سکتا اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں تک ہی محدود نہ رکھو بلکہ ہر ایک کے ساتھ کرو اگر ایک ہندو سے ہمدردی نہ کرو گے تو اسلام کے سچے دین کو اُسے کیسے پہونچاؤ گے خدا سب کا رب ہے ہاں مسلمانوں کی خصوصیت سے ہمدردی کرو اور پھر متقی اور صالحین کی اس سے زیادہ خصوصیت سے۔ مال اور دنیا سے دل نہ لگاؤ اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ تجارت وغیرہ چھوڑ دو بلکہ دل با یار اور دست با کار رکھو۔ خدا کاروبار سے نہیں روکتا ہے بلکہ دنیا کو دین پر مقدم رکھنے سے روکتا ہے اس لئے تم دین کو مقدم رکھو۔

یورپ مین اسلام

ڈیلی ڈیسپچ نام ولایتی اخبار لکھتا ہی - کہ لارڈ سٹینلی مرحوم کی نسبت یہ معلوم کرکے کہ آپ واقعی مسلمان تھے انگلستان کی پبلک مین آنحضرۃ صلعم کی تعلیماۃ کی بارہ مین عجیب حیرانی اور تحسین آمیز دلچسپی پیدا ہوگئی ہی - چنانچہ لو شیخ الاسلام جزائر برطانیہ (مسٹر عبداللہ کوئیلم) کو دس دس بارہ بارہ خطوط روز ایسی انگریزون کیطرف سی موصول ہو رہی ہین - جو ممکن ہی کہ عنقریب مشرف باسلام ہوجائین ان مشتاقان اسلام مین تمام پیشہ ور - تاجر - اور شرفا لوگ شامل ہین جو سب کے سب برطانی النسل ہین یہ حیرانی اور دلچسپی اسلام کی پاک تعلیماۃ اور آنحضرۃ صلعم کی ذات بابرکات کی نسبت ابھی اسوقت اور بھی بڑہیگی - جبکہ اہل یورپ کو خداتعالے وہ نظر بصیرۃ عطا فرمادیگا - جس سے وہ آنحضرۃ صلعم یعنی حضرۃ مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کو شناخت کرینگے اور آپکے پاک تاثیراۃ ان مین نفخ روح کرکے ان کو باذن اللہ طیر بنا دینگی - موجودہ ترقی اسلام کی جو یورپ مین ہورہی ہی وہ بھی حضرۃ مسیح موعود کی آثار اور برکات مین سی ہی اور جو لوگ انگلستان مین ...... اتبک دین اسلام قبول کرچکی مین انمین ایک صاحب ایسی بھی ہین - جو کسی وقت مسیحی پادری تھی آپ آکسفورڈ یونیورسٹی کی گریجوایٹ (بی - اے) ہین - تین مقامی واعظ - دو ڈاکٹر اور ایک شمالی لنڈن کی بیرسٹر صاحب بلحاظ اپنی سابقہ عقائد مسیحی کی ان مین کئی انگلیکن ہین - کئی کیتھلک کئی میتھوڈسٹ کئی یونیٹیرین (موحد عیسائی) کئی پریسبٹیرین اسٹ وغیرہ - بعض ایسی بھی ہین - جو پہلی دہریئے تھے - مگر الحمد للہ کہ وہ سب دولت اسلام سی مالامال ہوگئی - ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

بقایاداران کو اطلاع

جن اصحاب کا سال ماہ مارچ و اپریل مین ختم ہوتا ہی انکی خدمت مین وی پی ارسال ہورہی ہین - مہربانی فرماکر ضرور وصول فرماویں -

شکریہ

جن اصحاب نے اپنے چندی خود دفتر البدر مین ارسال کر دئے ہین کارخانہ ان کا شکریہ ادا کرتا ہے جزاہم اللہ احسن الجزا -

(مینیجر)

ضوابط اخبار البدر

(۱) چندہ پیشگی معہ خرچہ وی پی جس مین ایک کتاب بھی ارسال ہوتی ہے للعہ ہندوستان سے باہر فارن ممالک کے لئے للعہ - قادیان مین پیشگی قیمت عہ - بیرونجات کے احباب اگر بلا تقاضا قیمت خود ارسال کر دیوین تو ....
(۲) بعض احباب ایک دو ماہ پیرادائیگی قیمت کے وعدہ پر اخبار جاری کرواتے اگر وہ اپنے وعدہ پر چندہ خود نہ ارسال کرین گے تو ان کی طرف وی پی ارسال ہوگا ۔
(۳) اگر کسی صاحب کو اخبار نہ پہونچے تو اس صورت مین کہ اس مقام یا ان کے گرد و نواح مین وہ نمبر پہونچگیا ہو ان کو چاہئے کہ البدر کی تاریخ سے ایک ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دیوین دیر سے اطلاع دینے مین اغلب ہے کہ وہ نمبر نہ ارسال ہوسکے ۔
(۴) تبدیلی پتہ کے لئے وقت تبدیل سے ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دینی چاہئے بصورت دیگر جو نمبر نہ ملین بعد ازاں بشرط موجودگی فی نمبر ار کے حساب سے دئے جاوین گے ۔
(۵) ہر حال مین جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے ورنہ اگر بعض استفساروں یا نسکایتوں کا جواب نہ ملین تو کارخانہ معذور ہے
(۶) خط و کتابت مین چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دینا چاہئے اور سنہ ۱۹۰۴ء کچھہ تغیر و تبدل نمبروں مین ہوا ہے اس لئے اپنے نمبر ہر ایک صاحب ملاحظہ فرمالیوین ۔

نظمی افکار

خدا کے پاک ہاتھون کی بنائی احمدی جماعت مین داخل ہونیوالون کی فہرست

نزہت بی بی بنت منشی جلال الدین صاحب مرحوم - ملامن
جیون خان - سہارنپور حال بہبہ ہوشیارپور گرداسپور
میان احمد صاحب
مسماۃ مینا بیوہ امام الدین صاحب
عبدالکریم صاحب — نزگرامی — گوجرانوالہ
مستری کرمدین — میانمیر — صدر بازار
اہلیہ زبردست خان — نومہری — کشمیر کلہ گام
اہلیہ مہر دل خان — مردان
محمد سیف اللہ
محمد نصیر اللہ
عبدالقادر کلارک ۱۱۲ - انفنٹری چھاونی ڈلیہ کاٹھیاوار
چانن شاہ صاحب — ماہل پور — ہوشیارپور
غلام نبی مدرس دوم مدرسہ چانن شاہ — زیران
عبدالغفور کنسٹیبل ۶۵ دفتر سپرنڈنٹ پولیس پٹیالہ ساکن سنور
امام الدین صاحب پٹواری نہر — بھدوڑ — پٹیالہ
میان محمد عبداللہ صاحب قریشی — شہر — ڈیرہ اسمعیل خان
میران بخش صاحب — محلہ کشمیری — سیالکوٹ

شیخ محمد رنگریز — محلہ کشمیری — سیالکوٹ
میان الہ دتا صاحب
میران بخش صاحب
نور محمد صاحب — بگیہ
محمد شفیق صاحب — محلہ موری دروازہ (پسرور)
فضل الٰہی صاحب — زیرہ محلہ کیکیان — فیروزپور
فضل دین صاحب — محلہ سیدان — سیالکوٹ
میان عمرالدین صاحب
بیگم بی بی زوجہ الہ دین
بشیر محمد برادر منشی ہدایت اللہ صاحب — گاردمب — انارکلی لاہور
محمد بخش صاحب — بن باجوہ — سیالکوٹ
نواب دین صاحب
سید مصطفے حسین صاحب — منصور گڑھ — شہر جہانسی
محمد حسن (اعظم گڑھی) طالبعلم - ایف - اے کلاس پریسیڈنسی کالج راج موہن بوس لین کلکتہ
غلام امام صاحب — صدر بازار نصل کوتوالی سیالکوٹ
اصغر علی صاحب — کامون کے
حبیب اللہ صاحب پراچہ — بہرہ — محلہ پراچگان

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہہ کی نسبت اس زمانہ مین عام چرچا ہو اور جس کے دریافت ہو جانے سے یسوعی معجزات کی کلا ہر ایک مذہب وملت حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ مین بھی دیدی ہے اور جسکے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہوجاتا ہے اس کا برمحل اور ٹھیک استعمال اس کتاب مین بتلایا گیا ہے جو ہدایات ان مین درج ہین ان پر مشق کرنے سے انسان صحت بخش کہلا کر اپنی وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے اور خیالات مین یکسوئی اور ان کے ضبط کرنیکی عادت بھی پیدا ہوجاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کی لکھنے والے وہ مبالغے کرتے ہین کہ آسمان وزمین کے قلابے ملا دیتے ہین اور اس کو مشاق کو گویا خدائی کی کل کا چلانے والا قرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہماری نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کرکے ثواب یا عذاب کماتا ہے جیسے خدا کے ارادے سے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسی ہی اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھی اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط وکتابت کرین۔ قیمت ۸؍

شہادۃ آسمانی حصہ اول ودوم ۔ بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت مین لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضون کے جواب اس مین دیے گئے ہین ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد۔ اور خر دجال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دیے گئے ہین قیمت ہر دو حصہ ۸؍

سر مکتوم ۔ یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتون سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور نسبتاً کم حجت لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردون کے زندہ ہونے کا ذکر انجیل مین ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵؍

رویائے صالحہ اس مین مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفرنامہ طیار کرنے کا اور حضرۃ مسیح موعود کا ثبوت صحف سابقہ سے ۔ قیمت ۲؍

اعجاز احمدی ۳۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہین اس کی تفسیر کی گئی ہو جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۱؍

قول صحیح پنجاب کے مشہور ومعروف شاعر میان ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپ نے اردو زبان مین حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعا کی بہ لکھی ہو قیمت ۱؍ محصولڈاک بذمہ خریدار

عاقبۃ المکذبین لودیانہ کے مخالف مولویون کا انجام جو ہوا اس کا بیان ۔ بیعت کی دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات وحیات پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ۱؍ محصولڈاک بذمہ خریدار

اسلام اور اس کا بانی یعنی طاس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی

ضیاء الناس ۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب جناب فاضل امروہی قیمت ۱؍

الہامی دعا ۔ رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ۱؍ محصولڈاک بذمہ خریدار

کاسر پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گوجرات قیمت ۱؍ ایضاً

نظم برائے مستورات لطرز کاسر مصنفہ ″ ″ ″ ″

روشنائی احمدیہ ساختہ مرزا عبدالکریم تاجر مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ارنی لوزا وسط قسم تاجران کو

سر الشہادتین ۔ اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کی شہادۃ کا واقعہ من وعن آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف مین موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وقت مین پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہین ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ فاضل

مجرب ادویہ

حب دافع دائمی قبض ۔ اس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہین ہوتی بلکہ اندرونی قوی مین جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اس سے رفع ہوکر آئندہ تازہ توت قوی کو فضلہ کا اخراج کے حاصل ہوتی ہو قیمت

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت ۸؍

علاج نکسیر بشرطیکہ ناک کو اندر زخم نہ ہو اور دماغ سے خون آتا ہو تو مرد کر آرام ہوجاتا ہو کھانی اور ناک مین ملا لنی کی دوا

حب جدید برائے بخارون اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج جس کا تجربہ خود قادیان مین ہوچکا ہے۔

روغن بہرہ پن ۔ بشرطیکہ مادر زاد بہرہ نہ ہو اکثرون پر تجربہ ہوا کہ آرام ہوگیا ہے قیمت فی شیشی ۸؍

دردسر کی گولی ہر ایک قسم کے درد کو اس سے فوراً آرام ہوجاتا ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۱۲ گولی ۸؍

سرمہ زرنگاری اعلیٰ درجہ مقوی بصر۔ دھند بخار آشوب چشم پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا اعلیٰ درجہ کے اطبا کا خاندانی نسخہ فی تولہ ۱؍

مصفی خون گولیان خالص عشبہ کے جوہر اور چوب چینی کی بنی ہوئی ہین ۱۴ گولی ۸؍

سلائی گکرہ جسے ہندوستانی زبان مین روہی کہتے ہین خواہ پرانے ہون اس کے استعمال سے آرام ہوجاتا ہے فی سلائی

مذکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کے نام آنی چاہیے

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بےنظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح آخر زمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نورالدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنادی تھی جنکے متعلق حضرۃ مسیح الزمان نے وقتاً فوقتاً اسکی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔ نہایت عمدہ۔ شیرین زبان ہے۔ قرآنی نکات خوب بیان کئے ہین دونون بزرگوار کی منظوری سے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نورالدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل باری سے چھپکر طیار ہوچکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت ۔ کے ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ روانہ کی جاتی ہے۔ بلا جلد ۶؍ مجلد ۷؍ پارہ الم کی قیمت ۶؍ پارہ عم ۲؍ المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال تمام درخواستین مشتہر کے نام آنی چاہیئں نہ کہ دفتر البدر مین

نیو فیشن کے سٹ ۔ ناظرین ہمارے یہان مینا کاری کوفت گری کا کام کوٹ قمیص کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہین جن کے اوپر نام سنہری وچاندی اور میل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان مین لکہا سکتا ہے فائدہ یہ ہو کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہوجاتے ہین اور یہ عمر بھر مین ایک دفعہ کافی ہین ۔ **نمبر ۱** ۔ بٹن سٹ نام بھی سنہری کام بھی سنہری قیمت ۱۳؍ **نمبر ۲** ۔ بٹن سٹ نام سنہری اور کام چاندی کا قیمت **نمبر ۳** ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۶؍ **نمبر ۴** ۔ انگشتری نیل بوٹا چاندی کا قیمت ۲؍ خط آنے پر بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ ہوسکتا ہے ۔ پتہ ۔ **ایس جی ایم کمپنی گوجرات پنجاب**

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا ۔ دوائی یونانی وانگریزی ومصری ٹپکہ ولنگی ہر قسم وہر کے ۔ رومال وسوسی ہر قسم وہر کے ۔ بنیان ۔ وجراب ہر طرح کی دیسی وانگریزی سوتی وادنی کلاہ وٹوپی ہر قسم کی سادی وکامدار ہر کی ۔ گیلس یعنی پٹی ۔ کمربند ۔ سواران وسپاہیانہ وپلٹنیہ ہر طرح کی ۔ جوتے خورد وکلان سادہ وکامدار اور بوٹ وگرگابی اور فلور دیسی وانگریزی اور پنجابی ولدھیانہ وہندوستانی وغیرہ وغیرہ برتن مراد آبادی گلوبند ہر قسم کے خورد وکلان شانہ مردانہ وزنانہ لکڑی کا اور سینگ کا ہر قسم قفل آہنی وبیتل کے ہر قسم خورد وکلان ۔ تولیہ ہر قسم کے ۔ دری بھی ہر قسم کی ۔ قینچی دیسی وولایتی ہر قسم کی ۔ چاقو دیسی وولایتی ہر قسم کے المشتہر **حافظ نور احمد اینڈ کو احمدی تاجر پیٹھ بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار**

بنارسی مال ہر قسم کا مردانہ اور زنانہ مثل ٹودپٹے اور گلبدن ۔ غلطان ہر قسم اگر خریدنا ہو تو مشتہر سے خرید جاوے اصل اخراجات پر صرف ۲؍ منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ خالص نہایت دیانتداری سے ارسل کیا جاویگا۔ المشتہر **سید عزیز الرحمن محلہ شالو متصل کتاب گھر کوہ منصوری**

مطبع انوار الاسلام قادیان مین ہر قسم کی اردو عربی فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے

انوار الاسلام پریس قادیان مین محمد افضل ومعراج الدین پروپرائیٹران کے اہتمام سے چھپا